سلسلۂ نصابِ تعلیمِ تنظیم المکاتب

امامیہ

اردو ریڈر

درجۂ دوّم

شایع کردہ

تنظیم المکاتب

ہندوستان

سلسلۂ نصابِ تعلیمِ تنظیم المکاتب

امامیہ اردو ریڈر

درجۂ دوّم

شایع کردہ

تنظیم المکاتب

ہندوستان

امامیہ اردو ریڈر

درجۂ دوّم

تنظیم المکاتب

تنظیم المکاتب
تنظیم المکاتب
تنظیم المکاتب
تنظیم المکاتب
تنظیم المکاتب
تنظیم المکاتب

نام کتاب: امامیہ اردو ریڈر (دوّم)

ڈزائننگ: علی مہذب نقوی خرد (مبلغ جامعہ امامیہ تنظیم المکاتب، ہندوستان)

ماہ وسنہ طباعت: اگست 2020 (پہلا ایڈیشن)

تعداد: پانچ ہزار

ناشر: تنظیم المکاتب
ہندوستان

قیمت:

تمام نشریات ومطبوعات ادارۂ تنظیم المکاتب
کے جملہ حقوق طباعت
بحق ادارۂ تنظیم المکاتب محفوظ ہیں
بغیر اجازت کل یا جز کی اشاعت پر قانونی چارہ جوئی
کا سامنا لکھنؤ کی عدالت میں کرنا پڑ سکتا ہے

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ
۱	اللہ کی پہچان	۷
۲	حدیبیہ	۹
۳	خاتم الانبیاءؐ	۱۲
۴	روزانہ کا حساب	۱۴
۵	یا علیؑ	۱۷
۶	حضرت سلمانؓ	۱۹
۷	اچھائی سکھانا۔ برائی سے بچانا	۲۲
۸	وہ دیکھ رہا ہے	۲۵
۹	جادو	۲۷
۱۰	لالچ	۲۹
۱۱	حضرت سلیمانؑ	۳۱
۱۲	ہمیشہ یاد رکھو!	۳۴
۱۳	کام	۳۶
۱۴	میرا کمرہ	۳۸
۱۵	علامہ حلیؒ	۴۱
۱۶	ہمارا بنگلہ	۴۴
۱۷	صفائی	۴۶
۱۸	لالچی کتا	۴۸
۱۹	کھانے کے آداب	۵۰
۲۰	نوشیروان اور نمک	۵۲
۲۱	جھگڑے کا انجام	۵۴
۲۲	لگائی بجھائی	۵۷
۲۳	سورج اور سمتیں	۵۹

عرض تنظیم

جس طرح ادارۂ تنظیم المکاتب کا قیام بانیٔ تنظیم مولانا سید غلام عسکری اعلیٰ اللہ مقامہ کی انفرادی سوچ کا نتیجہ تھا۔اُسی طرح مکاتب امامیہ کے لئے نصاب تعلیم کی تشکیل بھی ان کی فکرِ یگانہ کی دین تھی۔نصاب کی ترتیب میں اُن کے ساتھ تجربہ کار علماء،اہل قلم اور ماہرین تعلیم شامل تھے،جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آج سے تقریباً ۵۰ سال پہلے ۵ سال سے ۱۰ سال کے بچوں کے لئے عالم تشیع کا پہلا دینی نصاب عالم وجود میں آیا جو آج تک بے مثل و بے نظیر ہے۔

جس طرح ادارہ کے قیام کے بعد متعدد علاقائی ادارے وجود میں آئے چاہے وہ معیار برقرار نہ رکھ سکے ہوں جو ادارۂ تنظیم المکاتب نے قائم کیا تھا۔اسی طرح متعدد نصاب تعلیم بھی معرض وجود میں آ چکے ہیں۔اگر چہ زیادہ تر میں ادارۂ تنظیم المکاتب کے نصاب کو الٹ پھیر کر کے پیش کیا گیا ہے اور اگر کچھ ندرت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے تو نہ بچوں کی زبان باقی رہ سکی ہے اور نہ سن و سال کے لحاظ سے مضامین کی ترتیب برقرار رہی ہے۔بعض نصابی کتب ایسی بھی شائع ہوئی ہیں جن میں تصاویر،مثالیں اور زبان بھی ایسی ہے جو مومنین ہند کے مزاج و احساس پر گراں گزرتی ہے۔

ادارہ نے اپنی نصابی کتب میں ہمیشہ اس بات کا خیال رکھا کہ کم سے کم قیمت میں کتابیں بچوں تک پہنچ سکیں۔رنگین طباعت اور آرٹ پیپر کے بجائے نارمل کاغذ،بلیک اینڈ وہائٹ طباعت کرا کے کتب شائع کی گئیں۔مگر بعض جوہر نا شناس افراد نے شور کرنا شروع کر دیا کہ تنظیم المکاتب کا نصاب بہت قدیم ہے،اس کو بدل دیا جانا چاہئے۔جبکہ ایسا نہیں تھا کہ ۵۰ سال پہلے کا نصاب من وعن شائع ہو رہا ہو۔بلکہ ہر بار طباعت سے قبل حتیٰ الامکان نظر ثانی کر کے تجدید کر دی جاتی تھی۔

ادارہ بھی عرصہ سے اس ضرورت کا احساس کر رہا تھا کہ بچوں کی نصابی کتب کی ظاہری شکل و صورت بھی ایسی ہونا چاہئے جو اسکولوں کی کتابوں کی طرح جاذب نظر اور دیدہ زیب ہو۔مگر ایسا کرنے سے قیمت میں کئی گنا اضافہ تردد کا شکار

کئے ہوئے تھا۔لیکن جب یہ محسوس ہوا کہ صرف ظاہری شکل وصورت کو دیکھ کر نصاب تعلیم کے قدیم ہونے کا پروپیگنڈہ اطفال قوم کو ایک اچھے نصاب تعلیم سے محروم کردے گا۔تو یہ فیصلہ لیا گیا کہ رنگین اور باتصویر نصاب شایع کیا جائے جس کے لئے ڈزائننگ کے ساتھ ساتھ پھر سے کمپوزنگ کرائی گئی،جس پر کافی اخراجات آئے۔اس لئے کتابوں کی قیمت میں کئی گنا اضافہ ہورہا ہے امید ہے کہ سرپرست حضرات اسے برداشت کریں گے۔

جدید اشاعت میں حسب ذیل امور پر خصوصی توجہ دی گئی ہے:

- تمام اسباق جدید ترین معلومات اور نظریات پر مشتمل ہوں،مثالیں عصر حاضر سے ہم آہنگ ہوں تاکہ بچہ آسانی سے سمجھ سکے۔
- اسباق میں ایسی تصاویر شامل ہوں جو اسباق کے سمجھنے میں بچوں کی مددگار ہوں اور سبق کے پیغام کو بچے کے ذہن تک منتقل کردیں۔
- جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں زبان میں بھی تبدیلی کی گئی ہے اور حتیٰ الامکان سخت الفاظ کو آسان الفاظ میں بدلنے کی کوشش کی گئی ہے۔
- بعض ایسے موضوعات پر اسباق شامل کئے گئے ہیں جن پر نصاب محیط نہیں تھا یا جو ترتیب نصاب کے وقت وجود میں ہی نہیں آئے تھے۔اسی طرح بعض موضوعات پر حسب ضرورت اسباق کا اضافہ کیا گیا ہے۔
- ذوق تعلیم وتدریس رکھنے والے مومنین بالخصوص علماء کرام اور مدرسین عظام سے گذارش ہے کہ مکاتب امامیہ کے نصاب کو بہتر بنانے کے لئے اپنی تجاویز سے مطلع فرمائیں۔آپ کی تجاویز ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

والسلام

سید صفی حیدر

(سکریٹری تنظیم المکاتب)

۱۸؍ذی الحجۃ الحرام ۱۴۴۱ہجری

ہدایات برائے معلمین ومعلمات

۱ سبق کی عبارت خود نہ پڑھیں، بلکہ بچوں سے باری باری پڑھوائیں پھر سمجھائیں۔

۲ سبق پڑھانے کے بعد بچوں سے ایسے سوالات ضرور کریں جن کے ذریعہ بچے سبق کے مفہوم کو سمجھ کر اپنے الفاظ میں بیان کر سکیں۔

۳ صرف سبق کے بعد لکھے ہوئے الفاظ کے معنی اور سوالات کے جوابات یاد کرانے پر اکتفا نہ کی جائے بلکہ اپنے طور پر سبق سے الفاظ اور سوالات ڈھونڈ کر ان کے معنی اور جوابات بچے کو لکھوا کر ذہن نشین کرائے جائیں۔

۴ ریڈر اول تک روانی کے ساتھ حسب ضرورت ہجے سے بھی پڑھائیں تاکہ طالب علم میں پہچان کر پڑھنے کی صلاحیت پیدا ہو۔ صرف رٹ کر یاد نہ کرے۔

۵ شروع سے درست تلفظ کی ادائیگی کا خاص خیال رکھیں ورنہ بعد میں درست کرانا مشکل ہوتا ہے۔

٦ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض مدرسین ابتدائی درجات خاص کر اطفال اور اول کے اسباق یاد کرانے کے لئے کلاس کے سارے بچوں کو اسی درجہ کے کسی ذہین یا بڑے درجہ کے بچے کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ یہ طریقہ مناسب نہیں ہے اور اصول تدریس کے خلاف ہے۔ ہر سبق خود مدرس کو پڑھانا چاہئے تاکہ رٹّو طوطا نہ بنے۔ پہچان کر پڑھے اور پڑھ کر سمجھے۔

۷ بعض مدرسین ابتدائی درجات میں اسباق بچوں کو رٹا دیتے ہیں نتیجۃً بچے پہچان کر اور سمجھ کر نہیں پڑھتے۔ اس سے گریز کریں۔ حروف اور الفاظ کی باقاعدہ شناخت کرائیں۔ سبق پڑھ لینے کے بعد درمیان درمیان سے الفاظ پڑھوائیں۔

۸ جو سبق پڑھائیں اس کی نقل ضرور لکھوائیں۔ اور روزانہ نہ صحیح تو کم از کم تیسرے دن املا بھی ضرور لکھوائیں۔

۹ مدرسین حضرات نقل اور املا کی جانچ خود کریں بچوں کے حوالے نہ کریں۔

۱

پہلا سبق

اللہ کی پہچان

اللہ ہمارا خالِق ہے   اللہ ہمارا رازِق ہے
سورج بھی وہی چمکاتا ہے   تارے بھی وہی بکھراتا ہے
پانی بھی وہی برساتا ہے   پیاسوں کو نہیں ترساتا ہے
دریا بھی اُسی نے بہائے ہیں   اونچے پَربَت بھی بنائے ہیں
کیا باغ بنائے ہیں اُس نے   کیا پھول کِھلائے ہیں اُس نے
کپڑے بھی وہی پہناتا ہے   کھانا بھی وہی کھلواتا ہے
آلو، پالک، شلجم، گوبھی   مولی، گاجر، لوکی، بھنڈی
بیگن ہیں اُودے نیلے سے   وہ کیلے پیلے پیلے سے
کیا اچھے آم رسیلے ہیں   کچھ ہرے ہرے کچھ پیلے ہیں
ہر چیز خدا سے پاتے ہیں   وہ دیتا ہے ہم کھاتے ہیں

قدرت نے ہنر دکھلایا ہے کیا اچھا ہم کو بنایا ہے
دو پیر دیئے دو ہاتھ دیئے دِل اور دَماغ اک ساتھ دیئے
کانوں سے سنو منھ سے بولو دیکھو بھالو آنکھیں کھولو
چہرے پہ نہ ہوتی ناک اگر آفت ہی آجاتی سر پر
بدبو نہ سمجھ میں کچھ آتی انسان کی ناک ہی کٹ جاتی
دن اس نے بنایا کام کریں پڑھ لکھ کر جگ میں نام کریں
ہے رات تھکاوٹ کھونے کو آرام کی خاطر سونے کو
آؤ کچھ ایسا کام کریں دنیا میں اونچا نام کریں

مشق

معنی بتاؤ: خالق ▪ رازق ▪ پربت ▪ قدرت ▪ کمال ▪ جگ ▪ خاطر ▪ رسیلے ▪ آفت ▪ برسانا ▪ ترسانا ▪ تھکاوٹ ▪ دیکھو بھالو

جملہ بناؤ: دماغ • برسانا • ترسانا • تھکاوٹ • دیکھو بھالو

سوالات

۱ اللہ نے دن اور رات کو کس کے لئے بنایا ہے؟

۲ ہمیں کیسا کام کرنا چاہئے؟

۳ اس شعر کا مطلب بتاؤ: چہرے پہ نہ ہوتی ناک اگر آفت ہی کھڑی ہوتی سر پر

۲

دوسرا سبق

حُدَیْبِیَّہ

حدیبیہ مکہ کے پاس ایک جگہ ہے جہاں پیغمبر اکرمؐ نے کفارِ مکہ سے صلح کی تھی جسکا واقعہ بہت مشہور ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ

۶ھ میں رسول اللہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ مدینہ منورہ سے حج کے ارادہ سے مکہ آرہے تھے تو کفار نے آپ کا راستہ روک لیا۔ اُن لوگوں کا خیال تھا کہ آپ مکہ پر چڑھائی کرنے آرہے ہیں۔ آپ نے لاکھ سمجھایا لیکن اُن کی سمجھ میں نہ آیا۔

آخرکار آپ نے مقام حُدَیْبِیَّہ پر اُن سے صلح کرلی۔ اور یہ طے ہوگیا کہ اِس سال مسلمان حج کئے بغیر واپس چلے جائیں گے۔ اور جب اگلے سال آئیں گے تو مکہ والے مکہ کو حاجیوں کے لئے خالی کردیں گے۔ لیکن اس بیچ اگر کوئی کافر مسلمانوں میں چلا جائے تو اسے کافروں کو واپس کردیا جائے گا اور اگر کوئی مسلمان کافروں کے ہاتھ لگ جائے تو وہ واپس نہ کیا جائے گا۔

حکم پیغمبرؐ سے صُلحُ نامہ حضرت علیؑ نے لکھنا شروع کیا۔

"یہ صلح نامہ ہے جس پر مکہ والوں سے اور محمدؐ "رسول اللہ" سے صلح ہوئی ہے"۔

رسولؐ اللہ کا لفظ سننا تھا کہ کفار بھڑک اٹھے۔ انہوں نے پیغمبرؐ سے کہا کہ ہم آپ کو رسول سمجھتے تو جھگڑا ہی کیوں کرتے۔ پھر حضرت علی علیہ السلام سے کسی نے کہا کہ لفظ "رسول اللہ" کو کاٹ دیجئے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں لفظ "رسول اللہ" کو ہرگز نہیں کاٹوں گا۔

اِسی بات پر کفار اور حضرت علی علیہ السلام کے درمیان بحث وتکرار ہونے لگی۔

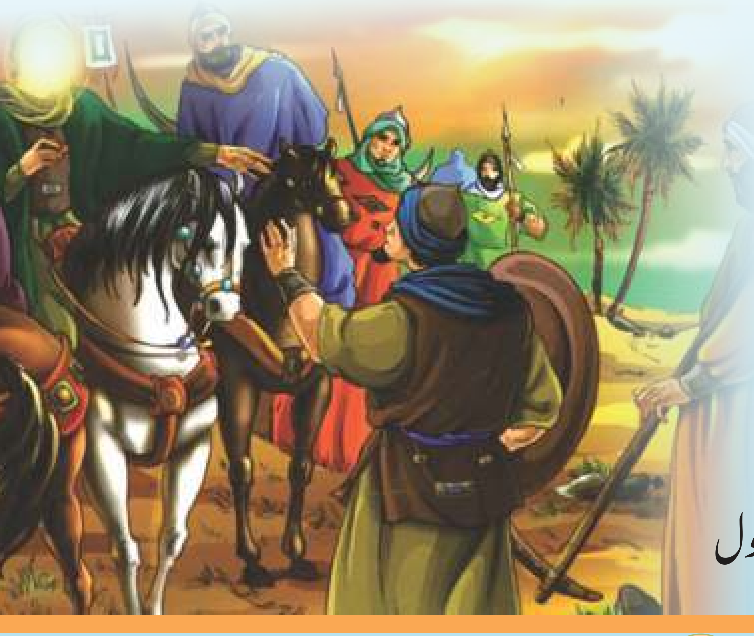

یہ منظر دیکھ کر

رسول خداؐ نے کاغذ لے کر لفظ "رسول اللہ" کاٹ دیا اور پھر کاغذ حضرت علی علیہ السلام کے حوالہ کر دیا۔ پھر باقی عبارت مولیٰ نے لکھی۔

صلح تمام ہی ہو رہی تھی کہ کچھ لوگ بیچ میں بول

پڑے۔ ہم صلح نہ ہونے دیں گے، ہم کفار سے کمزور نہیں ہیں۔

رسول اللہؐ نے لاکھ سمجھایا لیکن ان کی سمجھ میں نہ آیا۔ ایک بزرگ فرماتے تھے کہ آج رسالت میں ایسا شک ہوا جیسا کبھی اور نہ ہوا تھا۔

مشق

معنی بتاؤ: ▪ رسول اللہ ▪ صلح ▪ صلح نامہ ▪ عبارت ▪ کفار ▪ آخرکار ▪ ابن عبداللہ ▪ حدیبیہ ▪ بزرگ ▪ شک

جملہ بناؤ: • عبارت • آخرکار • صلح نامہ • حدیبیہ

ان جگہوں کو بھرو:

❁ صلح حدیبیہ .... ❁ صلح نامہ ....

❁ حضرت علیؑ .... ❁ کفار .... ❁ ایک بزرگ ....

سوالات

س۔ ۱ حدیبیہ کہاں ہے؟

س۔ ۲ صلح حدیبیہ کن لوگوں سے ہوئی تھی؟

س۔ ۳ صلح نامہ کس نے لکھا تھا؟

س۔ ۴ کفار کو کیا اعتراض تھا؟

س۔ ۵ صلح میں شک کس کو ہوا تھا؟

س۔ ۶ صلح کی کوئی دفعہ یاد ہو تو اس کو بتاؤ۔

تیسرا سبق

۳

خاتَم الانبیاء

اے محمدؐ حبیبِ خدا آپ ہیں
مجتبیٰؐ آپ ہیں مصطفیٰؐ آپ ہیں

باعثِ خِلقتِ انبیاؑء آپ ہیں وَجہِ تَخلیقِ ارضُ وسَماء آپ ہیں
یہ تو سمجھا نہیں کوئی کیا آپ ہیں مُختصَر یہ ہے شانِ خدا آپ ہیں
آپ جس کو ملے حق اُسے مل گیا کیوں نہ ہو، عبدِ خالق نُما آپ ہیں
آپ کے بعد کوئی پیمبر نہیں اِس لئے خاتَمُ الاَنبیا آپ ہیں
مطمئن عاصیوں کا ہے قلبِ حَزِیں شافِعِ اہلِ روزِ جزا آپ ہیں
انبیا ہُوں کہ ہوں جِنُّ واِنُسُ ومَلَک سب کے لاَرَیبُ حاجت رَوا آپ ہیں

آپ سے پہلے کوئی نہ تھا جز خدا
اوّلِ نقشِ کلکِ قَضا آپ ہیں

مشق

معنی بتاؤ: ▪ باعث ▪ ارض ▪ سما ▪ عبد ▪ عاصیوں ▪ حزیں ▪ شافع ▪ قلب ▪ روزجزا ▪ جن ▪ انس ▪ لاریب ▪ خالق نما ▪ کلک ▪ قضا ▪ مصطفیٰ ▪ مجتبیٰ ▪ خاتم الانبیاء ▪ حبیب ▪ تخلیق ▪ حاجت روا ▪ وجہ ▪ جز ▪ خلقت

جملہ بناؤ: • عاصیوں • شافع • روزجزا • جن • حبیب • خاتم الانبیاء • حزیں • حاجت روا • خلقت

ان جگہوں کو بھرو:

❁ اے محمد.......خدا آپ ہیں ❁ آپ جس کو ملے.......اُسے مل گیا

❁ آپ کے بعد کوئی.......نہیں ❁ آپ سے پہلے.......نہ تھا جز خدا

سوالات

س۔ ۱ خاتم الانبیاءؐ کون تھے ان کا پورا نام بتاؤ؟

س۔ ۲ ہمارے نبیؐ کے القاب کیا ہیں؟

س۔ ۳ خاتم الانبیاء کس کا لقب ہے؟

س۔ ۴ اس شعر کا مطلب اپنے لفظوں میں لکھو؟

باعث خلقت انبیا آپ ہیں
وجہ تخلیق ارض وسما آپ ہیں

چوتھا سبق

۴

روزانہ کا حساب

تم نے دیکھا ہوگا کہ سمجھدار دوکاندار جب رات میں دوکان بند کرنے لگتا ہے تو حساب کر کے یہ

دیکھتا ہے کہ آج دن میں کتنے کی بِکری ہوئی،
کتنا فائدہ ہوا، کتنا نقصان ہوا، کس چیز
میں فائدہ ہوا کس چیز میں فائدہ نہیں ہوا۔

لیکن

کیا کبھی تم نے یہ بھی سوچا کہ یہ سب کیوں ہوتا ہے؟

یاد رکھو!

دوکاندار یہ سارے کام اِس لئے کرتا ہے کہ اُس کی دن بھر کی محنت بیکار نہ ہونے پائے۔ جس چیز میں فائدہ ہو اس کا کاروبار کرے اور جس میں کوئی فائدہ نہ ہو اسے چھوڑ دے۔

سوچو!

جب ایک دوکاندار اپنے معمولی سامان میں اتنا سخت حساب کتاب رکھتا ہے تو کیا تمہارا فرض نہیں ہے کہ تم بھی رات کے وقت بستر پر لیٹ کر دن بھر

کا اپنا حساب کرو کہ ہم نے اپنے وقت سے کتنا فائدہ اٹھایا اور کتنا وقت **برباد** کیا؟

- ہم نے صبح اُٹھ کر گھر والوں کو سلام کیا یا نہیں
- برش کیا یا نہیں
- ڈریس سلیقہ سے پہنی یا نہیں
- کپڑے گندے تو نہیں کیے
- اسکول ٹائم پر پہونچے یا نہیں
- ہوم ورک کیا یا نہیں
- ممی کے کاموں میں ہاتھ بٹایا یا نہیں
- بابا کا کہنا مانا یا نہیں
- نماز پڑھی یا نہیں
- غریبوں اور ضرورتمندوں کو کچھ دیا یا نہیں
- گھر والوں اور محلہ والوں کا خیال رکھا یا نہیں

اور

- کسی کو ستایا تو نہیں
- کسی کو نقصان تو نہیں پہنچایا۔
- کسی کو چڑھایا تو نہیں
- کسی کی نقل تو نہیں کی

- جھوٹ تو نہیں بولے
- کھانا تو برباد نہیں کیا
- کھانے میں نخرے تو نہیں دکھائے
- ممی پاپا کو تو نہیں ستایا۔

لہٰذا فوراً اُٹھ جاؤ اور جو کام رہ گئے ہیں پہلے انھیں انجام دو۔ اس کے بعد کھیلو کود و آرام کرو۔ نماز رہ گئی ہے تو فوراً پڑھو۔ دانت صاف کرو اور نیند کو ثواب بنانا ہے تو وضو کر کے سوؤ۔ اس لئے کہ جو آدمی وضو کر کے سوتا ہے اس کا تمام رات کا سونا عبادت میں شمار ہوتا ہے۔

مشق

معنی بتاؤ: ▪ حساب ▪ سودا ▪ بیکار ▪ عبادت ▪ روزانہ

جملہ بناؤ: • حساب • بِکری • سودا • بیکار • روزانہ

ان جگہوں کو بھرو:

- آج دوکان میں کتنی .... ہوئی۔
- کتنا........ ہوا۔
- کتنا ...... بکا۔
- جھوٹ ...... بولے۔
- نیند کو ثواب بنانا ہے ...... سوؤ۔
- ...... رہ گئی ہے تو ...... پڑھو۔

سوالات

۱ دوکاندار حساب کیوں کرتا ہے؟

۲ تمہارا روزانہ کا کام کیا ہے؟

۳ تم بستر سے کیوں اٹھ گئے؟

۴ تمام رات کا سونا عبادت میں کب شمار ہوتا ہے؟

پانچواں سبق

۵

یا علیؑ

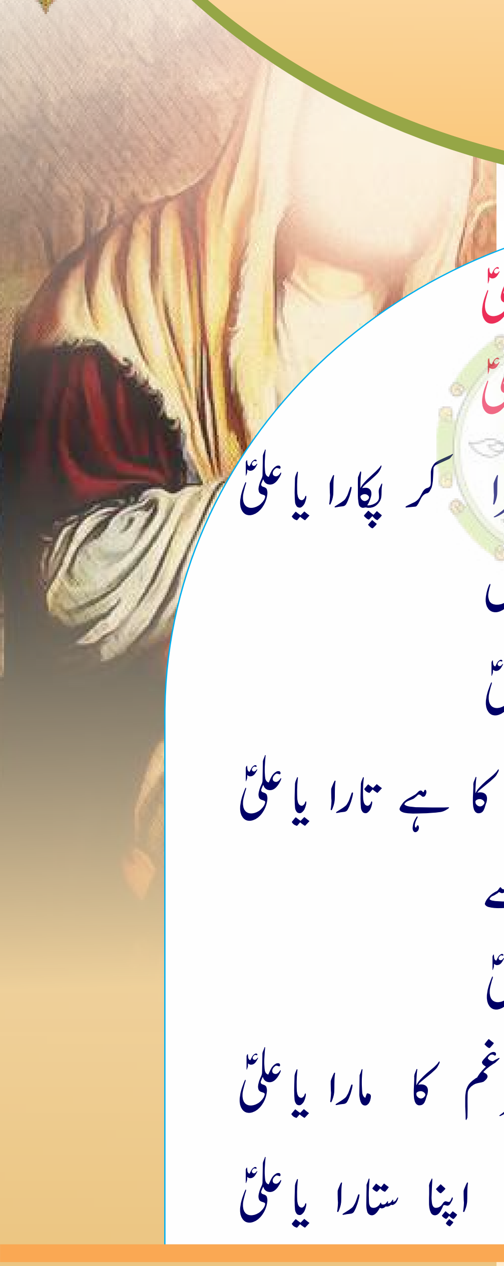

یا علی

ہر مصیبت کا سہارا یا علیؑ
بحرِ غم کا ہے کنارا یا علیؑ

جب ستایا اَہلِ دنیا نے ہمیں ہم نے گھبرا کر پکارا یا علیؑ

لوگ چِڑھتے ہیں تو چِڑھتے ہی رہیں
ہم کو تُو ہے دل سے پیارا یا علیؑ

اپنے دل کا مُدّعا مولاؑ کا نام اپنی آنکھوں کا ہے تارا یا علیؑ

کانپتے ہیں اب بھی تیرے نام سے
قبر میں جَمشِیدُ وَ دارا یا علیؑ

تیری ہی بَرَکت سے مولا آج بھی جیتا ہے ہر غم کا مارا یا علیؑ

آ گیا ہے تیرے قدموں کے طُفَیل اَوج پر اپنا ستارا یا علیؑ

جب فرشتوں نے جگایا قبر میں دل نے چِلّا کر پکارا یا علیؑ
بیکسوں اور دردمندوں کے لئے ہے تمہارا ہی سہارا یا علیؑ

غیر کو ہوگا سہارا غیر کا
اور ہمارا ہے سہارا یا علیؑ

مشق

معنی بتاؤ: ▪ بحر ▪ مدعا ▪ جمشید ▪ دارا ▪ طفیل ▪ اوج ▪ بیکس ▪ دردمند ▪ برکت

جملہ بناؤ: • بحر • طفیل • اوج • دردمند • بیکس

ان جگہوں کو بھرو:

- بیکسوں اور .... کے لئے
- ہے تمہارا ہی .... یا علیؑ
- اپنے دل کا .... مولاؑ کا نام
- اپنی آنکھوں کا ...... یا علیؑ

سوالات

۱) اس شعر کا مطلب بتاؤ: آ گیا ہے تیرے قدموں کے طفیل
اوج پر اپنا ستارہ یا علیؑ

۲) جمشید و دارا کون تھے؟

۳) بیکسوں اور دردمندوں کا سہارا کون ہے؟

چھٹا سبق

٦

حضرت سَلمانؓ

حضرت سلمانؓ ایک ایسے ملک میں پیدا ہوئے تھے جس کو **اسلام** سے کوئی تعلق نہ تھا۔ آپ **عُمر** میں **رسولؐ اللہ** سے بہت بڑے تھے۔

جب رسولؐ اللہ پیدا ہوئے اور آپؐ نے چالیس سال کی عمر میں اپنے رسول ہونے کا اعلان کیا اور لوگوں کو خدا کی طرف بلایا تو **حضرت سلمانؓ** کو یہ خبر سن کر آپ سے ملنے کا شوق پیدا ہوا، گھر بار چھوڑ کر نکل پڑے، جنگلوں اور بیابانوں کی خاک چھانتے ہوئے مکہ پہنچے اور **حضرت رسول اکرمؐ** کے اصحاب میں داخل ہو گئے۔

اصحاب اُن مسلمانوں کو کہا جاتا ہے جو رسول خداؐ کے پاس **اُٹھتے بیٹھتے** تھے۔

اُن میں دو طرح کے لوگ تھے۔ کچھ تو دل سے مسلمان ہوئے

اور کچھ صرف دکھانے کے لئے رسولؐ اللہ کے پاس آتے تھے اور اندر اندر کافروں سے ملے رہتے تھے۔

حضرت سلمانؓ اُن خالص مسلمانوں میں سے تھے جنہوں نے دل سے اسلام قبول کیا تھا۔

آپ ہمیشہ رسولؐ اکرم کے ساتھ رہتے تھے اُن کے اَحکام پر عمل کرتے تھے۔ حضرت علیؑ کو اپنا مولا اور امام سمجھتے تھے، ان کے دوستوں سے محبت کرتے تھے اور ان کے دشمنوں سے نفرت کرتے تھے۔

مزاج میں اتنی سادگی تھی کہ ایک مرتبہ آپ نے حضرت ابوذرؓ کی دعوت کی تو خالی روٹی لاکر رکھ دی۔

ابوذرؓ نے کہا: بھائی سلمانؓ کیا اِس کے ساتھ نمک ہے؟

جناب سلمانؓ نے کہا: ہاں کیوں نہیں ابھی لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر بازار میں گئے۔ اپنا مٹی کا لوٹا رہن پر رکھا اور نمک لے کر چلے آئے۔

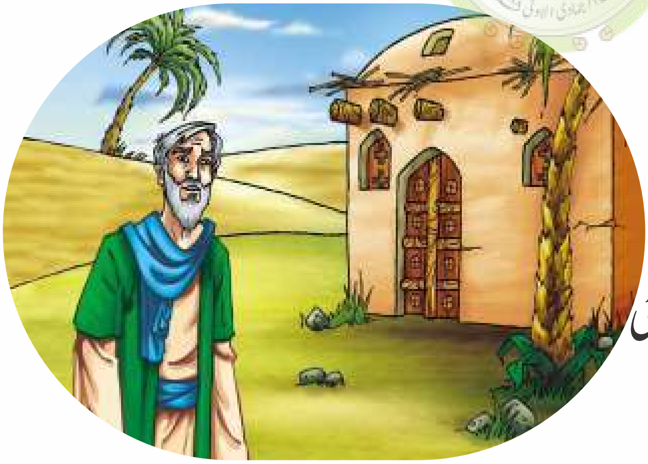

اُن کی سادگی کا ایک اور واقعہ اس طرح ہے:

جب حضرت سلمانؓ کو عراق کے شہر مدائن کا گورنر بنا کر بھیجا گیا تو آپ کے پاس بس ایک چٹائی تھی اور ایک مٹی کا لوٹا۔ اس کے علاوہ دنیا کی کوئی چیز نہ تھی۔

مدائن کے لوگ ان کے استقبال کے لئے گھر کے باہر انتظار کر رہے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ گورنر آ رہے ہیں تو شان وشوکت کے ساتھ آئیں گے۔ اسی وجہ سے جناب سلمانؓ ان کے درمیان سے گزر گئے مگر ان لوگوں نے دھیان نہیں دیا۔ جب جناب سلمانؓ مدائن پہنچ گئے تو لوگوں کو پتہ چلا کہ جو سادہ لباس

بزرگ ان کے درمیان سے گزر کر چلے گئے تھے اور انہوں نے دھیان نہیں دیا تھا وہی سلمانؓ تھے جو مدائن کے گورنر بن کر آئے تھے۔

جناب سلمانؓ نے ان پر ظاہر کر دیا کہ جب میرے آقا و مولا حضرت علیؑ دونوں جہاں کی بادشاہی میں اتنے ہی پر گذارا کرتے ہیں تو مجھے اس سے زیادہ کا کیا حق پہنچتا ہے۔

آپ کا درجہ اصحاب میں اتنا بلند تھا کہ رسولؐ اللہ نے انہیں اپنے اہلبیتؑ میں شامل کر لیا تھا اور فرمایا تھا: "سلمان منا اہل البیت" نیز یہ بھی فرمایا تھا: کہ ایمان کے دس درجے ہیں اور سلمانؓ ایمان کے دسویں درجہ پر فائز ہیں۔

مشق

معنی بتاؤ: ▪ اصحاب ▪ ایمان ▪ فائز ▪ خاک ▪ بیابان ▪ شمار ▪ تعلق ▪ خالص ▪ اعلان

جملہ بناؤ: • ایمان • خاک • تعلق • سلمان • اصحاب

ان جگھوں کو بھرو:

- حضرت..... کو عراق کے شہر..... کا گورنر بنا کر بھیجا گیا۔
- ایمان کے..... ہیں اور..... ایمان کے..... درجہ پر فائز ہیں۔

سوالات

1. حضرت سلمانؓ کون تھے؟ کہاں پیدا ہوئے؟
2. حضرت سلمانؓ کی سادگی کا کیا عالم تھا؟
3. دعوت میں حضرت ابوذرؓ نے حضرت سلمانؓ سے کیا مانگا؟
4. حضرت سلمانؓ سادہ زندگی کیوں گذارتے تھے؟
5. حضرت سلمانؓ کا درجہ کیا تھا؟
6. حضرت سلمانؓ کا کوئی واقعہ بیان کرو۔

۷

ساتواں سبق

اچھائی سکھانا۔ برائی سے بچانا

پیارے بچو!

دین اسلام نے ہمیں جن باتوں کا حکم دیا ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگوں کو اچھائی کا راستہ بتاؤ اور اگر وہ برائی میں پڑے ہیں تو انہیں برائی سے نکال کر اچھائی کے راستے پر لگا دو۔

بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ سب کام **مولوی** لوگوں کا ہے ہم سے اس کا کوئی **مطلب** نہیں ہے۔ یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے اور دین سے بے خبری کا نتیجہ ہے۔

اصل میں اچھائی کی راہ پر چلانا اور **برائی سے بچانا** ہر مسلمان کا **فرض** ہے۔ اگر ہم اور تم مسلمان ہیں تو ہمارا بھی فرض ہے کہ لوگوں کو **برائیوں** سے روکیں اور انہیں اچھے راستے کی طرف لے آئیں۔

- گھر میں کسی کو صبح کی نماز قضا کرتے دیکھیں تو جگا کر نماز پڑھوائیں۔
- ماہ رمضان میں سب سے روزہ رکھوائیں، کوئی مسجد میں نہ جاتا ہو تو اسے مسجد میں لے جائیں۔

- کوئی غریبوں کا حق نہ دیتا ہو تو اس سے حق دلوائیں۔
- کوئی کسی کی برائی کرتا ہو تو اسے روکیں۔
- جھوٹ بولتا ہو تو منع کریں۔
- دوسرے کو پریشان کرتا ہو تو اس بیچارے کا ساتھ دیں۔

لیکن

اس کام کے لئے لڑائی جھگڑا نہ کریں۔ بہت نرمی اور پیار سے سمجھادیں اگر وہ مان لے گا تو اُسے اور ہم کو دونوں کو ثواب ملے گا اور نہ مانے گا تو بھی ہمیں سمجھانے کا ثواب ملے گا۔

تم نے سنا ہوگا کہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ ایک راستے سے جا رہے تھے۔ ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا وضو کر رہا تھا اس کا وضو غلط تھا۔

دونوں حضرات بیٹھ گئے اور اس سے کہا:

''ہم دونوں بھائی وضو کرتے ہیں آپ بتا دیں کہ کس کا وضو صحیح ہے''؟

یہ کہہ کر دونوں بھائیوں نے وضو شروع کیا۔

بوڑھا آدمی دونوں کا وضو دیکھ کر سمجھ گیا کہ یہ بچے مجھے صحیح وضو بتانا چاہتے ہیں۔

دل میں خوش ہوا اور کہنے لگا: بچوں تم صحیح وضو کر رہے ہو۔ میں ہی غلط تھا۔ میں تمہارے اس ادب پر دل و جان سے قربان ہوں۔

دیکھو!

اگر دونوں حضرات نے اسے ڈانٹ دیا ہوتا تو وہ کبھی نہ مانتا۔ لیکن جب اس کی بزرگی کا لحاظ رکھ کر سمجھایا تو خوشی سے مان گیا۔ تم بھی دوسروں کو ادب کے ساتھ سمجھاؤ۔ لیکن پہلے یہ سمجھ لو کہ جو کچھ سمجھا رہے ہو وہ ٹھیک بھی ہے یا نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی غلط بات سمجھا دو۔ جیسا کہ اکثر لوگوں کا طریقہ ہے کہ خود بات کو نہیں جانتے اور دوسروں کو کوئی بات بتانے کے لئے بے چین رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسروں کو سمجھانے سے پہلے خود اس پر عمل کرو تا کہ تمہاری بات کا اثر ہو۔

مشق

معنی بتاؤ: فرض ▪ تبلیغ ▪ ادب ▪ صحیح ▪ قربان ▪ لحاظ ▪ عمل ▪ اثر

جملہ بناؤ: حدیبیہ ▪ ادب ▪ تبلیغ ▪ فرض ▪ قربان ▪ لحاظ

ان جگہوں کو بھرو:

- تبلیغ کرنا سب کا .... ہے۔
- ہم سب کا .... کرتے ہیں۔
- ہم آپ پر دل و جان سے .... ہیں۔
- بزرگوں کا .... رکھنا ضروری ہے۔

سوالات

۱) آج تم نے کون کون سے اچھے کام دوسروں کو سکھائے اور برے کاموں سے بچایا؟

۲) امام حسنؑ اور امام حسینؑ نے بوڑھے کو کس طرح سمجھایا؟

۳) ڈانٹ کر سمجھانے میں کیا خرابی ہے؟

آٹھواں سبق

۸

وہ دیکھ رہا ہے

ایک اسکول میں بہت سے لڑکے پڑھتے تھے مگر استاد ایک لڑکے کو زیادہ **چاہتے تھے**۔ ایک دن تمام لڑکوں نے مل کر **استاد** سے شکایت کی کہ ہم سب آپ سے پڑھتے ہیں لیکن آپ علی کو زیادہ چاہتے ہیں۔

استاد نے کہا کہ وہ تم سے زیادہ **محنتی** تیز اور سمجھدار ہے ہر کام سوچ سمجھ کر کرتا ہے۔ تم ویسے نہیں ہو۔ لڑکے **چپ** تو ہو گئے مگر انہوں نے **دل سے** یہ بات نہیں مانی۔ استاد سمجھ گئے اور انہوں نے کہا کہ اگر تم لوگ چاہو تو میں سب کا **ٹسٹ** کرلوں؟

لڑکوں نے کہا کہ اس سے اچھی کیا بات ہے۔ استاد نے اعلان کر دیا کہ کل ٹسٹ ہوگا۔

سب لڑکے تیار ہو کر آ گئے۔ استاد کے ہاتھ میں بہت سی چڑیاں تھیں اور بہت سی چُھریاں۔

اس نے سب کو ایک ایک چِڑیا اور ایک ایک چُھری دے دی۔ کہا جاؤ ان چڑیوں کو ذِبح کر کے لے آؤ، لیکن خیال رہے **ذبح** ایسی جگہ کرنا جہاں کوئی دیکھنے نہ پائے۔

سب لڑکے چِڑیوں کو لے کر گئے اور تھوڑی دیر میں ذِبح کر کے لے آئے۔ مگر علی چڑیا کو زندہ لے آیا۔

لڑکے دیکھ کر ہنسنے لگے کہ استاد اِسے اِتنا چاہتے ہیں اور اِس نے اِن کی بات پر عمل نہیں کیا۔

استاد نے ایک ایک کو بلا کر پوچھا تم نے اسے کہاں ذِبح کیا؟ کسی نے اسٹور، کسی نے ٹائلٹ، کسی نے غسل خانہ۔ غرضکہ ہر ایک نے کسی نہ کسی جگہ کا نام بتایا۔ اس کے بعد استاد نے علی سے سوال کیا: تم نے چڑیا کو کیوں نہیں ذِبح کیا؟۔

اس نے کہا کہ میں اِن تمام جگہوں پر گیا لیکن ہر جگہ ایک دیکھنے والا موجود تھا اس لئے ذبح نہ کر سکا۔

استاد نے پوچھا: وہ دیکھنے والا کون تھا؟

علی نے کہا: میرا خدا۔

استاد نے کہا بچّو! دیکھا تم نے علی کو خدا پر کتنا ایمان تھا۔ ایسا انسان کبھی چوری چھپے بھی برائی نہیں کر سکتا جسے یقین ہو کہ خدا ہر جگہ ہے اور دیکھ رہا ہے۔ تم بھی علی جیسے بن جاؤ اور جب کسی برائی کا خیال آئے تو یہ سوچ لو کہ خدا دیکھ رہا ہے۔

مشق

معنی بتاؤ: استاد ▪ شکایت ▪ اعلان ▪ ذبح ▪ غسل خانہ

جملہ بناؤ: محنتی ▪ اعلان ▪ ٹسٹ ▪ کوٹھری ▪ غسل خانہ

ان جگہوں کو بھرو:

- استاد .... کو زیادہ چاہتا تھا۔
- .... کر دیا کہ کل ٹسٹ ہوگا۔
- ان چڑیوں کو .... کر کے لاؤ۔

سوالات

١) استاد علی کو کیوں زیادہ چاہتے تھے؟

٢) استاد نے بچوں کا ٹسٹ کس طرح لیا؟

٣) علی نے چڑیا کیوں نہیں ذبح کی؟

٤) ہر جگہ دیکھنے والا کون موجود رہتا ہے؟

٥) برائی کرتے وقت ہمیں کیا بات سوچنا چاہئے؟

نواں سبق

٩

جادو

تم نے ٹی وی پر جادوگروں کو **تماشہ** کرتے دیکھا ہوگا۔ یہ لوگ اپنی ذہانت، ہاتھ کی صفائی اور ماڈرن ٹیکنالوجی کی مدد سے ایسا دھوکہ دیتے ہیں کہ پتہ تک نہیں چلتا۔

چیز ہوتی کچھ ہے اور دکھائی کچھ اور دیتی ہے۔ کبھی کبھی یہ **کرتب** ایسے **کیمیکلس** (Chemicals) اور الیکٹرانک **مشینوں** کی مدد سے دکھلایا جاتا ہے جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے ہیں، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جادوگر نے بہت بڑا **کارنامہ** انجام دے دیا۔ حالانکہ وہ کوئی خاص بات نہیں ہوتی۔

جادوگر کیمیکل ڈال کر پانی کو جما دیتا ہے اور دیکھنے والا دنگ رہ جاتا ہے۔

وہ منھ سے الیکٹرانک ذرات وغیرہ کی مدد سے آگ جیسی چیز نکالتا ہے اور دیکھنے والا حیران رہ جاتا ہے۔

ایسا ہی ایک آدمی **امام جعفر صادقؑ** کے زمانہ میں تھا۔ وہ مٹی کو خاص طریقہ پر سڑا کر رکھ دیتا تھا اور اس میں بچھو پیدا ہوجاتے تھے۔ اس کرتب کے ذریعہ وہ اپنے کو خدا منوانا چاہتا تھا۔ لوگ پریشان تھے کسی سے کچھ بن نہ پڑی۔ خلیفۂ وقت بھی پریشان تھا۔ آخر میں امامؑ کو خبر دی گئی۔ آپؑ تشریف لے آئے۔ جادوگر

نے آپ کے سامنے یہی کرتب دکھایا۔

آپ نے فرمایا: اِنہیں تو نے پیدا کیا ہے؟

اس نے اَکڑ کر کہا: جی ہاں۔

فرمایا ''اچھا اب یہ بتادے کہ تو نے ان میں سے کتنوں کو نَر بنایا ہے اور کتنوں کو مَادَہ''؟

جادوگر یہ سن کر گھبرا گیا اور حیرت سے منھ تکنے لگا۔

امامؑ نے ایک مرتبہ بچھوؤں کی طرف اشارہ کیا۔ اِن میں سے نر الگ ہو گئے اور مادہ الگ۔

آپؑ نے فرمایا: اب اگر تو چاہے تو ان میں سے ہر ایک کا وزن بھی بتادوں۔ دیکھ! خدا نے ہم کو اتنی طاقت دی ہے لیکن ہم اس کی عبادت کرتے ہیں تیری طرح خدائی کا دعویٰ نہیں کرتے۔

مشق

معنی بتاؤ: ▪ کرتب ▪ دنگ رہ جانا ▪ نر ▪ مادہ ▪ حیرت ▪ وزن ▪ طاقت ▪ خدائی ▪ اکڑ ▪ بن نہ پڑی ▪ دعویٰ ▪ عبادت ▪ جادوگر ▪ ذہانت ▪ الیکٹرانک ▪ خلیفہ ▪ حیران

جملہ بناؤ: • دنگ رہ جانا • حیرت • خدائی • بن نہ پڑی • جادوگر • حیران

ان جگہوں کو بھرو:

❖ جادوگر .... پانی کو ...... ہے ❖ جادو .... بچھوؤں ......

❖ امام .... نَر .... مَادہ ....

سوالات

١. جادوگر کیا کرتے ہیں؟

٢. امام جعفر صادقؑ نے جادوگر کو کیا جواب دیا؟

٣. عبادت کس کی کرنی چاہیے؟

٤. عبادت سے تم کیا سمجھتے ہو؟

دسواں سبق

۱۰

لالچ

ہر برائی بلا ہے تو وہ برائی کتنی بڑی بلا ہوگی جس کا نام ہی بری بلا ہے۔ اللہ ہر آدمی کو لالچ سے بچائے رکھے۔ لالچی آدمی زندگی میں کبھی خوش نہیں رہ سکتا۔ اُسے جب بھی کوئی چیز مل جاتی ہے تو یہی سوچتا ہے کہ ابھی اور مل جائے تو اچھا ہے۔ اور جو چیز اسکے پاس نہ ہو اسے دوسروں کے پاس دیکھ کر کڑھا کرتا ہے۔ اُس کو زندگی میں کبھی چین اور سکون نہیں ملتا۔

کہا جاتا ہے کہ ایک شخص اول نمبر کا لالچی تھا۔ وہ ہمیشہ اللہ سے یہ دعا کرتا تھا کہ میرا سارا گھر سونے سے بھر جائے اور میں جس چیز کو بھی ہاتھ لگادوں وہ سونے کی ہوجائے۔

آخر کار ایک دن اس کی دعا قبول ہوگئی۔ وہ گھر میں آیا۔ اس نے ہر در و دیوار کو چھوا، ہر سامان کو ہاتھ لگایا، کرسی، میز اور آئینہ کچھ نہ چھوڑا، ہر برتن کو ہاتھ لگایا غرضکہ پورے گھر کو سونے کا بناڈالا اور جب سب کچھ سونے کا ہوگیا تو بہت خوش ہوکر ٹھاٹھ سے لیٹ گیا۔

دل ہی دل میں خوش تھا کہ اب میرے برابر کون ہے اور میرے برابر سونا کس کے پاس ہوگا؟ مست و مگن سنہرے بستر پر لیٹا ہوا تھا کہ اچانک بھوک لگی۔ لڑکی کو آواز دی وہ کھانا لے کر آئی۔

سونے کے برتن میں کھانا دیکھ کر خوش ہوا لیکن جیسے ہی روٹی کو ہاتھ لگایا وہ بھی سونے کی ہوگئی۔ یہ بیچارہ دیکھتا ہی رہ گیا۔ اب کھائے تو کیا۔ سوچا پانی پر ہی گذارا کرلیا جائے۔ گلاس کو ہاتھ میں لیا جیسے ہی پانی کو منھ لگایا، پانی جم کر سونے کا ڈلا ہوگیا۔ پیاس تیز تھی بے چین ہوگیا۔ گھبراہٹ میں بیٹی کو گلے لگا کر رونے لگا۔ دیکھتا کیا ہے کہ وہ اب بیٹی نہیں ہے بلکہ سونے کی ایک مورتی ہے۔

یہ دیکھتے ہی بیہوش ہوکر گر پڑا۔

اب جو ہوش آیا تو خیال پیدا ہوا کہ لالچی آدمی کو سونا تو مل سکتا ہے لیکن نہ کھانا پانی مل سکتا ہے اور نہ اولاد کی محبت اور چین وسکون۔ یہ سوچتے ہی اُس نے توبہ کی اور اللہ کے کرم سے اس کے ہاتھ کا اثر غائب ہوگیا۔

مشق

معنی بتاؤ: ▪ سکون ▪ بے چینی ▪ مست و مگن ▪ راحت ▪ بیہوش ▪ توبہ ▪ اولاد ▪ اتفاق ▪ مورتی

جملہ بناؤ: • بیہوش • بے چینی • اتفاق • مورتی

ان جگہوں کو بھرو:

- اس کی زندگی میں .... نہیں لکھا گیا۔
- روٹی کو ہاتھ لگایا وہ ..... کی ہوگئی۔
- پیاس تیز تھی .... ہوگیا۔
- دیکھتا کیا ہے کہ وہ .... نہیں ہے .... کی ایک ...... ہے۔

سوالات

۱) لالچی کو چین کیوں نہیں ملتا؟
۲) لالچی آدمی کا قصہ کیا ہے؟
۳) لالچی آدمی نے سونا پاکر کیا کیا کھویا؟

گیارہواں سبق

١١

حضرت سلیمانؑ

حضرت سلیمانؑ اللہ کے **پیغمبر** تھے۔انہوں نے ایک دن اللہ سے دعا کی کہ خدایا! مجھے ایسی **حکومت** دیدے کہ جیسی کسی اورکو نہ دی ہو۔اللہ نے ان کی دعا سُن لی۔اِس لئے کہ نبی کی بات خدا ضرور سن لیتا ہے۔

چنانچہ ان کو بہت بڑی حکومت مل گئی۔

اتنی بڑی حکومت کہ جس میں آدمی، جانور، درخت، پتھر، ہوا، آگ، پانی، جِنّات سب شامل تھے، حضرت سلیمانؑ سب پر حکومت کرتے تھے۔

جس کو جو حکم دیدیتے وہ فوراً بجالاتا آپ کو اللہ نے ایک بہت بڑا **اقالین** دیا تھا جس کا نام ''**بساطِ سلیمانی**'' تھا۔

ہزاروں اور لاکھوں آدمی اور جنات اس پر بیٹھ جاتے تھے، ہوا

اس کو اڑا کر لے جاتی تھی۔ وہ ایک گھنٹہ میں ایک مہینہ کا راستہ طے کرتا تھا۔

ایک دن آپ نے پروردگار سے دعا کی کہ تو نے مجھے اتنا بڑا **ملک** دیا ہے۔

میرا دل چاہتا ہے کہ میں تیرے احسان کا شکریہ ادا کروں۔

بچو! یادرکھو! احسان کا **شکریہ ادا کرنا** شریف آدمی کی پہچان ہے۔
اور **احسان فراموشی** پست فطرت لوگوں کا کام ہے۔

حکم خدا ہوا سلیمانؑ! تم میری **نعمتوں** کا شکریہ نہیں ادا کر سکتے۔ حضرت سلیمانؑ نے اصرار کیا۔ اللہ نے ان کی درخواست منظور کر لی اور کہا کہ تم کیا کرنا چاہتے ہو؟ حضرت سلیمانؑ نے کہا کہ میں ایک روز تیری مخلوق کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ پروردگار نے اجازت دے دی۔ جناب سلیمانؑ نے تمام **جِنوں** کو حکم دے دیا کہ ایک میدان میں سمندر کے کنارے کھانے کا انتظام کریں، کئی دن تک سامان جمع ہوتا رہا۔

جب دعوت کی تاریخ آ گئی تو وقت سے پہلے ہی صبح سویرے ایک مچھلی نے سمندر سے سر نکالا اور کہا کہ اے نبی خدا میں بہت **بھوکی** ہوں آپ مجھے کھانا کھلا دیجئے۔ جناب سلیمانؑ نے کہا کہ ابھی دعوت کا وقت نہیں ہوا ہے۔ وہ خاموش ہو گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے پھر **بھوک** کا اظہار کیا۔

جناب سلیمانؑ نے **جِنوں** کو حکم دیا کہ اس مچھلی کو کھانا دے دیا جائے۔ انھوں نے تھوڑا سا کھانا دے دیا۔ اس نے ایک دفعہ میں سب کھا لیا اور پھر مانگا۔ پھر دیا گیا، اس نے کھا کر پھر مانگا۔ جنات کھانا دیتے رہے اور وہ کھاتی رہی۔ یہاں تک کہ کھانے کے کل سامان کا **ایک تہائی** حصہ

ختم ہو گیا۔ تو جنات نے حضرت سلیمانؑ کو خبر کی کہ ایک مچھلی کا یہ حال ہے تو باقی اور مخلوقات کا کیا حال ہو گا؟

جناب سلیمانؑ یہ سن کر سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے: **خدایا!** یہ تیرا ہی کام ہے تیرے سوا کوئی دنیا کو روزی نہیں دے سکتا۔

ہمیں اس واقعہ سے سبق ملتا ہے کہ:

ہمیں ایسے روزی دینے والے پر بھروسہ کرنا چاہئے اور ہمیشہ حلال ذریعہ سے روزی حاصل کرنا چاہئے۔ بےچین ہو کر حرام کی روزی ہرگز حاصل نہ کرنا چاہئے۔

جو اللہ اتنی مخلوقات کو روزی دے سکتا ہے وہ ہمیں کیوں نہیں دے سکتا۔

مشق

معنی بتاؤ: ▪ جنات ▪ شریف ▪ نعمت ▪ اصرار ▪ مخلوقات ▪ دعوت ▪ اجازت ▪ انتظام ▪ اظہار ▪ خبر ▪ بساط ▪ روزی ▪ پروردگار ▪ حلال ▪ خاموش

جملہ بناؤ: • عبادت • آخرکار • صلح نامہ • حدیبیہ

ان جگہوں کو بھرو:

- حضرت سلیمانؑ ...... پیغمبر تھے۔
- اللہ نے ان کی ...... سن لی۔
- ...... خدا ضرور سن لیتا۔
- جناب سلیمانؑ ...... میں گر پڑے۔

سوالات

١) جناب سلیمان کو اللہ نے کیسی بادشاہت دی تھی؟ ٢) بساط سلیمانی کسے کہتے ہیں؟

٣) جنات کون ہیں؟ ٤) ایک مچھلی نے کل سامان کا کتنا حصہ کھا لیا؟

٥) جناب سلیمانؑ نے کیسے جانا کہ خدا کے علاوہ کوئی روزی نہیں دے سکتا؟

۱۲

بارھواں سبق

ہمیشہ یاد رکھو

- بزرگوں کو سلام کیا کرو۔ - **صفائی** کا خیال رکھا کرو۔ - کسی کا **مذاق** نہ اڑاؤ۔
- جانوروں کی طرح **کھڑے ہو کر** پیشاب نہ کرو۔ ہر جگہ پیشاب نہ کرو۔
- پیشاب کے بعد پانی سے ہاتھ ضرور پاک کرو۔ - **گندگی** نہ پھیلاؤ۔
- کھانا ہمیشہ **بیٹھ کر** کھاؤ۔ چلتے پھرتے کھانا کھانا جانوروں کا کام ہے۔

- راستہ چلتے مت تھوکو۔
- کھانے سے پہلے **بسم اللہ** اور کھانے کے بعد **الحمد للہ** کہا کرو۔

- کسی کا مذاق نہ اڑاؤ - کسی کی نقل نہ کیا کرو۔ - کھانسی آئے تو منھ پر ہاتھ رکھ لو۔ - قہقہہ لگا کر زور زور سے مت ہنسو۔
- کسی کا قلم، دوات، پنسل، تختی یا کوئی اور چیز نہ چراؤ۔ - چوری بری بات ہے۔ چور کی سزا یہ ہے کہ اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں گے۔

جب بولو تو سوچ سمجھ کر بولو اور آہستہ بولو۔ ◆ شور نہ مچاؤ۔

◆ گانے سننا منع ہے۔ ◆ زیادہ تر میوزک بھی ایسے ہیں جو حرام ہیں ان سے بچو۔

چوری چھپے بھی

کوئی برائی نہ کرو کہ اسے بھی خدا دیکھ رہا ہے۔

مشق

معنی بتاؤ: ▪ خیال ▪ نقل ▪ سزا ▪ منع

جملہ بناؤ: • چوری چھپے • یاد رکھو • سلاخ • مذاق

ان جگہوں کو بھرو: مذاق .... زیادہ تر میوزک .... چوری چھپے ....

- جانوروں کی طرح ..... ہو کر ..... نہ کرو۔ چوری ..... بات ہے۔
- کھانے سے پہلے ..... اور کھانے کے بعد ..... کہا کرو۔

سوالات

۱ چوری کی سزا کیا ہے؟

۲ کوئی اگر چھپ کر برائی کرے تو اس کو کون دیکھے گا؟

تیرھواں سبق

۱۳

کام

ہو کبھی انساں نہ بے دل کام سے
کیوں کہ ہوتا ہے یہ کامل کام سے

کام میں ہیں مہر و ماہ و ابر و باد
سج گئی دنیا کی محفل کام سے

اہلِ ہمت کا ہے خود حامی خدا
برکتیں ہوتی ہیں نازل کام سے

عزتیں محنت سے پا جاتے ہیں لوگ
مرتبے ہوتے ہیں حاصل کام سے

نیک کہلانا انھیں زیبا نہیں
جی چراتے ہیں جو مشکل کام سے

نام حاصل کر گئے دنیا میں جو
وہ ہوئے شہرت کے قابل کام سے

چست لڑکے شوق سے کرتے ہیں کام
اور گھبراتے ہیں کاہل کام سے

دین و دنیا سے گیا محروم وہ
ہو گیا جو شخص غافل کام سے

مشق

معنی بتاؤ: کامل ▪ مہر ▪ ماہ ▪ ابر ▪ باد ▪ حامی ▪ برکتیں ▪ غافل

جملہ بناؤ: مہر • ابر • حامی • برکتیں • غافل

سوالات

۱ نظم کا عنوان بتاؤ

۲ برکتیں کس سے حاصل ہوتی ہیں؟

۳ انسان کیسے کامل ہوتا ہے؟

۴ اس شعر کا مطلب بتاؤ:

اہل ہمت کا ہے حامی خود خدا
برکتیں ہوتی ہیں نازل کام سے

١٤

چودھواں سبق

میرا کمرہ

یہ میرا **کمرہ** ہے۔میں اِس کمرہ میں رہتا ہوں۔اسی میں بیٹھ کر پڑھتا ہوں۔میری **کتابیں** اور میرے پڑھنے کا سارا سامان بھی اسی کمرے میں رہتا ہے۔

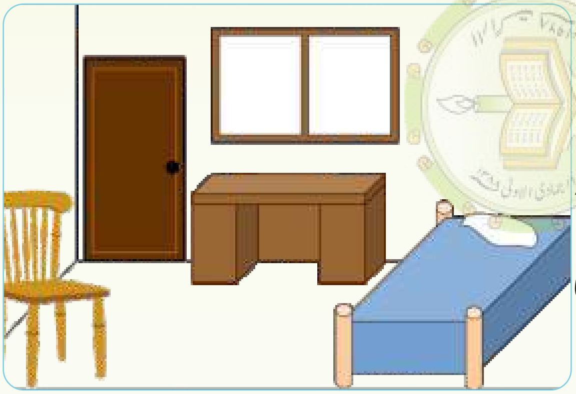

یہ اللہ کا کرم ہے کہ میرے پاس **پورا کمرہ** ہے۔ورنہ میرے **ابّو** تو جس گھر میں رہے اس میں سب لوگ ایک ہی کمرے میں رہتے تھے۔

ان لوگوں کے پاس تو **بستر** بھی الگ الگ نہیں ہوتے تھے۔میری امی بھی اپنی بہنوں کے ساتھ ایک ہی **تخت** پر **چھپر** میں لیٹتی تھیں۔

میں اپنے کپڑے، جانماز اور **کھیل کا سامان** بھی اسی کمرہ میں رکھتا ہوں۔میں اپنی ہر چیز بڑے سلیقے سے رکھتا ہوں۔

یہ دیکھو میری چھوٹی سی **میز** ہے۔ایک طرف میری **اسکیل** (پٹری) رکھی ہے جس سے میں لائینیں کھینچتا ہوں۔

میں اپنی **کتابوں** کی اچھی طرح حفاظت کرتا ہوں، تبھی تو ہمیشہ **نئ** معلوم ہوتی ہیں۔

میں اپنے کپڑوں خاصکر اسکول کی **ڈریس** کا بھی بہت خیال رکھتا ہوں۔اسکول سے آتے ہی ہاتھ منھ دھوکر فوراً ڈریس بدل لیتا ہوں۔تاکہ ممی کو پریشانی نہ ہو۔میں اپنا سامان اِدھر اُدھر نہیں پھینکتا۔

دیکھو **وارڈروب** میں اوپر **ہینگر** پر میرے **کپڑے** قاعدے سے ٹنگے ہوئے ہیں اور نیچے کے خانے میں میرے جوتے رکھے ہیں۔**موزے** بھی قرینے سے لٹکے ہوئے ہیں۔

میرے **منّے بھیا** کا دل میرے کمرے میں بہت لگتا ہے۔مگر وہ جب بھی آتا ہے میری تمام چیزوں کو اِدھر اُدھر کر دیتا ہے۔اس لئے جب وہ آجاتا ہے تو میں اُس کا خیال رکھتا ہوں۔

میرے کمرے کو دیکھ کر سب لوگ بہت خوش ہوتے ہیں اور مجھے پیار کرتے ہیں۔

کل ابا کے دوست آئے تھے۔**ابا نے اُن سے کہا:** آیئے! ہم آپ کو اپنے بیٹے کا کمرہ دکھلائیں۔

ابا کے دوست کو میں پیار سے **عمُّو** کہتا ہوں۔اُنھوں نے جب میرا صاف سُتھرا کمرہ دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور مجھے گود میں اٹھا کر خوب پیار کیا۔

دوستو! تم بھی اپنی ہر چیز قرینے سے رکھا کرو کتابیں کاپیاں اور کھلونے اِدھر اُدھر نہ پھینکا کرو۔

یاد رکھو کہ یہ سب چیزیں تمھارے ابا اور امی نے بہت سے پیسوں سے خریدی ہیں۔ جنھیں بڑی محنت کر کے کمایا ہے۔

چیزیں برباد کرو گے تو نقصان ہوگا۔ ماں باپ بھی ناراض ہوں گے اور اللہ بھی ناراض ہوگا۔ چیزوں کو سنبھال کر رکھو گے اور برباد نہ کرو گے تو سب لوگ تمہیں خوب پیار کریں گے اور اللہ بھی خوش ہوگا۔ اللہ خوش ہوگا تو اور اچھی چیزیں دُنیا میں اور آخرت میں دے گا۔

مشق

معنی بتاؤ: ▪ سلیقہ ▪ قاعدہ ▪ حفاظت ▪ وارڈروب ▪ خانہ ▪ خراب

جملہ بناؤ: • اللہ • نقصان • عمو • قرینے

ان جگہوں کو بھرو:

- ابا کے دوست کو میں پیار سے ...... کہتا ہوں۔
- چیزیں برباد کرو گے تو ...... ہوگا۔
- ماں باپ بھی ...... ہوں گے اور ...... بھی ناراض ہوگا۔

سوالات

١ تم کمرے کو کیسا رکھتے ہو؟

٣ تمہیں ساری چیزیں کیسے رکھنا چاہئے؟

٢ چیزیں برباد نہ کرو گے تو کیا فائدہ ہوگا؟

۱۵

پندرھواں سبق

علامہ حلیؒ

علامہ حلّیؒ آج سے قریب **آٹھ سو برس** پہلے گذرے ہیں۔آپ اپنے وقت کے سب سے بڑے عالم تھے۔کسی سوال کا جواب دینے میں ایک منٹ کی بھی دیر نہ لگاتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک **دہریہ** (Atheist) اس زمانہ کے بادشاہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں تمہارے **خدا** کو نہیں مانتا۔میرا خیال یہ ہے کہ یہ دنیا **خودبخود** بن گئی ہے۔اِسے کسی نے پیدا نہیں کیا اور پھر ایک دن اپنے ہی آپ ختم ہوجائے گی۔بادشاہ یہ سن کر چپ ہوگیا۔اس کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

اس نے بڑے بڑے عالموں کو بلایا۔سب اس کے سوالات کا جواب دینے سے عاجز رہے۔

آخر میں علامہ حلیؒ کو بلایا گیا۔آپ نے فرمایا کہ میں دہریہ سے بات کرنے کے لئے تیار ہوں۔دن اور وقت طے ہوگیا۔دہریہ اپنے وقت سے پہلے ہی پہنچ گیا۔لیکن علامہ حلیؒ نے جان بوجھ کر دیر کی۔

دہریہ نے بادشاہ کو طعنہ دیا کہ آپ کا عالم مقابلہ کرنے سے پہلے ہی بھاگ گیا۔

بادشاہ نے کہا کہ شاید کوئی بات ہوگئی ہے وہ آئیں گے ضرور۔

تھوڑی دیر کے بعد علامہ حلیؒ تشریف لائے۔بادشاہ نے دیر کا سبب پوچھا؟

آپ نے فرمایا کہ میرا مکان دریا کے اُس پار ہے۔میں جب دریا کے کنارے پہنچا تو وہاں کوئی کشتی نہ تھی۔پریشان کھڑا ہوا تھا۔اچانک لکڑی کا ایک تختہ آسمان سے گرا۔پھر اُسی کے پہلو میں دوسرے تختے گرے۔پھر سب مل گئے۔پھر چند کیلیں گریں اور آپ ہی آپ لگ گئیں۔کشتی تیار ہوگئی اور میں سوار ہوگیا،کشتی خود سے چلی اور مجھے دوسرے کنارے پر پہنچا دیا۔

یہ گفتگو سن کر سارا مجمع دنگ رہ گیا!اور دہریہ نے کہا:میں اِن سے بحث نہیں کروں گا۔اِن کی عقل ماری گئی ہے۔بھلا کوئی کشتی خود سے بن سکتی ہے؟خود سے چل سکتی ہے؟یہ سب دیوانے پن کی باتیں ہیں۔

علامہ حلّیؒ نے فرمایا:کیا واقعاً کشتی خود سے نہیں بن سکتی اور خود سے نہیں چل سکتی؟

دہریئے نے کہا:بیشک!

آپ نے فرمایا: بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایک کشتی بغیر بنانے والے کے نہ بن سکے اور نہ چل سکے اور یہ پوری دنیا بغیر کسی خدا کے بن جائے اور چلتی رہے۔

دہریہ یہ سن کر مبہوت ہو گیا اور اپنی بات سے باز آ گیا۔

مشق

معنی بتاؤ: ▪ عالم ▪ دہریہ ▪ خودبخود ▪ عاجز ▪ طعنہ ▪ علامہ ▪ اچانک ▪ پہلو ▪ تقریر ▪ مجمع ▪ بحث ▪ دیوانہ پن ▪ واقعاً ▪ سبب ▪ مبہوت

جملہ بناؤ: • خودبخود • اچانک • مجمع • بحث • مبہوت

ان جگہوں کو بھرو:

- علامہ حلیؒ اپنے وقت کے سب سے بڑے .... تھے۔
- یہ دنیا .... نہیں بن گئی ہے۔
- سب اس سے بات کرنے سے .... رہے۔
- دنیا بغیر .... کے نہیں بن سکتی۔
- اپنی بات سے .... آ گیا۔

سوالات

۱. علامہ حلیؒ کون تھے؟

۲. دہریہ کسے کہتے ہیں؟

۳. علامہ حلیؒ نے دہریہ کو کیسے جواب دیا؟

۴. دنیا کو کس نے پیدا کیا؟

سولھواں سبق

۱۶

ہمارا بنگلہ

باغ کے بیچوں بیچ ہمارے ابا نے اپنے گاؤں میں ایک بنگلہ بنوایا ہے۔ بنگلہ کے آس پاس ہم نے پھلواری لگائی ہے۔ آؤ چلیں اپنے گارڈن میں پھولوں کی بہار دیکھیں۔

لو دیکھو یہ سرخ، گلابی، زرد سبھی طرح کے خوشنما گُلاب ہیں۔ وہ چمبیلی ہے یہ بیلا ہے۔ اِس کے برابر جُوہی اور مُوتیا ہے۔ گملوں میں طرح طرح کے پودے لگے ہیں۔ یہ رات کی رانی ہے۔ جب کھلتی ہے تو ساری پُھلواری مہک اُٹھتی ہے۔

ہم لوگ یہاں برسات میں آتے ہیں جب بارش ہوتی ہے تو باغ میں چلے جاتے ہیں۔ باغ میں جھولا ڈالا جاتا ہے۔ پُھلکیاں پکائی جاتی ہیں۔ ہلکی ہلکی پھوار میں آم کھائے جاتے ہیں۔

باغ کی روش پر ہم خوب سائیکل چلاتے ہیں اور کرکٹ کھیلتے ہیں۔ اور باغ

میں ہی جماعت سے نماز پڑھتے ہیں۔صبح کے سہانے وقت جب کوئل اپنی پیاری آواز سے جگاتی ہے اس وقت کا منظر بہت بھلا معلوم ہوتا ہے اور صبح صبح نماز پڑھنے میں خوب دل لگتا ہے۔

مشق

معنی بتاؤ: ▪ نظر ▪ فاصلہ ▪ روش ▪ زرد ▪ خوشنما ▪ لطف

جملہ بناؤ: • باغ • پھوار • چمبیلی • پھلکیاں

ان جگہوں کو بھرو:

❖ ہم لوگ یہاں .... میں آتے ہیں۔

❖ ہلکی ہلکی ...... میں آم کھائے جاتے ہیں۔ ❖ صبح صبح ...... پڑھنے میں خوب ...... لگتا ہے۔

سوالات

(۱) باغ کے پانچ پھولوں کے نام لکھو۔ (۲) برسات کے موسم میں ہم باغ میں کیا کیا کرتے ہیں۔

(۳) ۵ رنگوں کے نام لکھو۔ (۴) کب نماز پڑھنے میں دل لگتا ہے۔

۱۷

سترہواں سبق

صفائی

خدا نے اگر تم کو دی ہے تمیز
تو رکھو صفائی کو ہردم عزیز

جو میلا کچیلا رہے رات دن
تو استاد بھی اس سے کرتے ہیں گِھن

بدن کی صفائی بھی رکھو ضرور
کہ ہوتا ہے اس سے بھی دل کو سرور

نہا دھو کے مکتب اگر جاؤ گے
تو لڑکوں میں ہشیار کہلاؤ گے

نہ بستہ کو اپنے کرو تم خراب
کہ ہوجائے گی اس سے میلی کتاب

کلر سے نہ کپڑوں کو میلا کرو
جہاں تک بنے صاف ستھرے رہو

اگر میلے ہوں کپڑے تو دھلوانھیں
کہے تا کہ گندہ نہ کوئی تمہیں

اگر تم صفائی رکھو گے بہت — تو استاد عزت کرے گا بہت
گھروں کی صفائی پہ رکھّو نظر — نہ ہو گندگی کا کہیں بھی اثر!
صفائی ہے اک تندرستی کی جڑ — نہ ہو یہ تو ہم جائیں بیمار پڑ

مشق

معنی بتاؤ: سرور ▪ تمیز ▪ عزیز ▪ نظر ▪ اثر

سوالات

۱. گندہ رہنے کا کیا نقصان ہے؟
۲. صفائی سے ہمیں کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں؟
۳. اس شعر کا مطلب بتاؤ:

صفائی ہے اک تندرستی کی جڑ
نہ ہو یہ تو ہم جائیں بیمار پڑ

۱۸

اٹھارھواں سبق

لالچی کُتّا

ایک کُتّا بڑا لالچی تھا۔ وہ ہمیشہ دوسرے کتوں کی ہڈیاں چرا کر کھالیا کرتا تھا۔ ایک بار اُس نے ایک ہڈّی چرائی اور اسے منھ میں دبا کر بھاگ گیا۔ بھاگتے بھاگتے وہ ایک نالے کے کنارے پہنچا۔

نالے کے اُس پار جنگل تھا اور نالے پر لکڑی کا ایک تختہ رکھا تھا۔ اُسی سے گزر کر سب لوگ نالا پار کرتے تھے۔

کُتّے نے اپنے دل میں کہا: ”ابھی تو مجھے بھوک نہیں لگی ہے۔ یہ ہڈّی لے جا کر نالے کے اُس پار جنگل میں چھُپا دوں، رات کو آ کر کھالوں گا“۔

یہ سوچ کر وہ تختے پر چلنے لگا۔ ابھی آدھا تختہ پار ہوا تھا کہ اُس کی نظر پانی پر پڑی۔ کیا دیکھتا ہے کہ پانی کے اندر بھی ایک کُتّا ہے اور وہ بھی اپنے منھ میں ہڈّی پکڑے اُس کی طرف گھور رہا ہے۔

یہ دیکھ کر لالچی کُتّا لڑنے کے لئے تیار ہو گیا اور غُرّانے لگا۔ اِس پر اندر والے کُتّے نے بھی اپنے

دانت نکال نکال کر غرّ انے کی شکل بنائی۔ یہ دیکھ کر لالچی کُتّے کو بہت غُصّہ آیا۔

دوسرے کُتّے کو پکڑنے کے لئے لالچی کُتّے نے منھ کھولا۔ منھ سے ہڈّی چھوٹ کر پانی میں ڈوب گئی۔ اب تو اِس لالچی کُتّے کو اپنی ہی ہڈّی کی فکر پڑی کہ وہی مل جائے۔

دیکھا

لالچی کتے نے دوسرے کتے سے ہڈی چھیننے کے چکر میں اپنی ہڈی بھی کھوئی اسی طرح ہر لالچی آدمی دوسرے کا مال ہتھیانے کے چکر میں اپنا مال بھی کھو دیتا ہے لہٰذا تم بھی لالچ کر کے اپنا نقصان نہ کرنا۔

مشق

معنی بتاؤ: ▪ لالچی ▪ فکر ▪ نظر ▪ غرانا

جملہ بناؤ: • لالچی • ہڈی • نظر

ان جگھوں کو بھرو:

- وہ ہمیشہ دوسرے.......... کی.......... چرا کر کھا لیا کرتا تھا۔
- نالہ پر....... کا ایک....... رکھا تھا۔
- تم بھی .... اپنا .... نہ کرنا۔

سوالات

(۱) لالچی کتے نے کیا کھویا؟

(۲) لالچی کتے کو پانی کے اندر کیا نظر آیا؟

(۳) لالچ سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

۱۹

انیسواں سبق

کھانے کے آداب

آؤ دسترخوان بچھائیں

مل جُل کر سب کھانا کھائیں

بھائی پہلے ہاتھ تو دھولو   کھانے میں بیکار نہ بولو
بسم اللہ جو بھولا کوئی   اس نے ساری برکت کھوئی
دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا   دیکھو بھیا بھول نہ جانا
چھوٹے چھوٹے لقمے لینا   ہر لقمہ کو خوب چبانا
کتوں کے انداز نہ کرنا   چپڑ چپڑ آواز نہ کرنا
کھانے میں مت عیب نکالو   جو مل جائے شوق سے کھالو
لقمہ جو گر جائے اٹھالو   صاف کرو پھر اس کو کھالو

اپنے آگے سے تم کھاؤ — اِدھر اُدھر مت ہاتھ بڑھاؤ
چھین جھپٹ کھانے میں کرنا — پیٹ میں ہے انگارے بھرنا
خوش خوش باہم کھانا اچھا — کچھ بھو کے اٹھ جانا اچھا
کھانا کھا کر کام ہے سب کا — شکر کریں ہم اپنے رب کا

مشق

معنی بتاؤ: ▪ آداب ▪ برکت ▪ شوق ▪ عیب ▪ شکر

جملہ بناؤ: • لقمہ • چبانا • چپڑ چپڑ • عیب

ان جگہوں کو بھرو:

- جو بھولا کوئی .... — اس نے ساری .... کھوئی
- .... کے .... نہ کرنا — ...... آواز نہ کرنا
- .... کریں ہم اپنے ...... کا

سوالات

س۔ (۱) اس شعر کا مطلب بتاؤ:

چھین جھپٹ کھانے میں کرنا
پیٹ میں ہے انگارے بھرنا

۲۰

بیسواں سبق

نوشیرواں اور نمک

پرانے زمانے میں ایک بادشاہ تھا جس کا نام **نوشیرواں** تھا ایک روز اس کے نوکر **شکارگاہ** میں اپنے آقا کے لئے کباب **بھوننے** لگے تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے سامان میں **نمک** نہیں ہے۔

خیر کسی نوکر کو **گاؤں** بھیجا گیا کہ نمک لائے۔ نوشیرواں نے دیکھا تو فوراً جاتے ہوئے نوکر کو آواز دے کر فرمایا: **خبردار!** نمک قیمت دے کر لانا۔ ورنہ اس **بدرسمی** سے گاؤں برباد ہوجائے گا۔

حاضرین میں سے کسی نے عرض کی ''**جہاں پناہ**'' ذرا سے نمک سے کیا بدرسمی ہوسکتی ہے؟

نوشیرواں نے کہا: **یادرکھو!** دنیا میں ظلم کی بنیاد پہلے تھوڑی تھی لیکن جو شخص آتا گیا اس پر بڑھاتا گیا۔

شیخ سعدی نے نوشیرواں کی اس حکایت کو ایک فارسی قطعہ میں نظم کیا ہے:

جس کا مطلب یہ تھا: ''اگر بادشاہ رعایا کے باغ سے ایک سیب مفت لیتا ہے تو اس کے غلام درخت

کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکیں گے۔ اگر بادشاہ ایک انڈا بھی مفت کسی کا کھالے تو لشکر والے ہزاروں مرغ مفت میں لے کر بھون کھائیں گے۔ اگر بادشاہ ایک لائسنس بھی اپنے کسی عزیز کو دیتا ہے تو مصاحبین سارا ملک اس کے نام پر بیچ کھاتے ہیں۔ خیال رکھو!

کسی غلطی کو معمولی غلطی سمجھ کر انجام نہ دو۔ یہی چھوٹی غلطی بڑی بڑی غلطیوں کا دروازہ کھولتی ہے۔ چھوٹا سا جھوٹ بڑے بڑے جھوٹ بولنے کی ہمت پیدا کر دیتا ہے اور چھوٹی سی چوری بڑا چور بنا دیتی ہے۔

مشق

معنی بتاؤ: ▪ شکارگاہ ▪ بدرسمی ▪ رعیّت

جملہ بناؤ: •

ان جگہوں کو بھرو:

❖ قیمت دے کر لانا، ورنہ.......سے گاؤں.......ہو جائے گا۔

❖ چھوٹی سی.......بڑا.......بنا دیتی ہے۔

سوالات

۱. نوشیرواں کا واقعہ بتاؤ

۲. سفر میں کیا کیا ہونا چاہئے؟

۳. کھانے میں کیا چیز نہ ہو تو مزہ خراب ہو جاتا ہے؟

۴. مفت چیزوں سے کیا برائی پیدا ہوتی ہے؟

اکیسواں سبق

۲۱

جھگڑے کا انجام

کسی باغ میں ایک درخت تھا اُس درخت پر ایک چڑیا کا **گھونسلا** تھا۔ دو تین سال سے وہ چڑیا اُسی درخت پر رہتی تھی۔

ایک دفعہ یہ چڑیا سیر کرنے دوسرے **باغوں** میں چلی گئی اور بہت دنوں کے بعد واپس آئی۔ جب درخت پر **پہنچی** تو دیکھا کہ دوسری چڑیا اُس کے گھونسلے میں بیٹھی ہے۔

پہلی چڑیا کو اِس پر **غُصّہ** آیا اور دوسری سے کہنے لگی: ”تو میرے گھونسلے میں کیسے آئی؟“

دوسری بولی: ”واہ! یہ تو میرا گھونسلا ہے“۔

یہ اُس کو مارتی تھی، وہ اِس کو۔ یہ کہتی تھی میرا گھونسلا ہے، وہ کہتی تھی میرا گھونسلا ہے۔ پہلی بولی مَیں نے پہلے بنایا، دوسری بولی مَیں نے بنایا۔

بلّی خالہ باغ کے ایک کونے میں بیٹھی یہ تماشا دیکھ رہی تھیں۔

وہ یہ کہتی ہوئی اُٹھیں: ''چلو مَیں چل کر جھگڑا ختم کر دوں''۔

اُنھوں نے اپنی لڑائی میں بلّی کو آتے نہ دیکھا۔ بلّی نے چپکے سے دونوں کو پکڑ لیا۔

پہلی چڑیا سے کہنے لگی: ''کیوں تو گھر چھوڑ کر سیر کرنے چلی گئی تھی اور اب لڑتی ہے؟ ٹھہر! مَیں تجھے اِس کی سزا دیتی ہوں''۔ یہ کہہ کر بلّی پہلی چڑیا کو کھا گئی۔

اِس کے بعد دوسری کی طرف مڑ کر کہنے لگی: ''وہ **بے چاری** پہلی چڑیا تو کئی سال سے اِس گھونسلے میں رہتی تھی۔ تجھے آ کر ابھی تھوڑے ہی دِن ہوئے تھے اور پھر بھی تو اُس سے لڑے جاتی تھی؟ دیکھ! تجھے اِس لڑائی کی کیسی سزا دیتی ہوں''۔ یہ کہہ کر مزے سے دوسری کو بھی کھا لیا۔

بے چاری چڑیوں کو گھونسلے کے بدلے بلّی کے پیٹ میں جگہ ملی۔

تم نے **جھگڑے کا انجام** دیکھا۔ اور دشمن کو موقع مل گیا اور دونوں کی جان گئی۔ اس لئے ہمیں کبھی

آپس میں نہیں لڑنا چاہیۓ۔ آپس میں لڑائی سے کمزوری آتی ہے اور دشمن اس کا فائدہ اٹھاتا ہے۔

ایکتا میں طاقت ہے۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ بلّی چڑیوں کا شکار کرتی ہے مگر جب کئی چڑیاں ایک ساتھ مل کر بلی پر حملہ کر دیتی ہیں تو بلّی بھاگ جاتی ہے۔ دشمنوں سے بچنا ہے تو آپس میں مِل جُل کر رہنا چاہیۓ۔

مشق

معنی بتاؤ: ▪ انجام ▪ سیر ▪ دفعہ

جملہ بناؤ: • تماشہ • دفعہ • گھونسلہ • درخت

ان جگہوں کو بھرو:

- ایک ..... پر چڑیا ..... کرنے دوسرے ..... میں چلی گئی۔
- میں طاقت ہے۔
- آپس .... کر رہنا چاہیۓ۔

سوالات

١. جھگڑے کا انجام کیا ہوتا ہے؟

٢. بلی نے دونوں چڑیوں کا کیا کیا؟

٣. میل جول میں کیا فائدہ ہے؟

بائیسواں سبق

۲۲

لگائی بجھائی

پیارے بچّو !

تم اچّھے بچّے ہو۔ تم کو اچّھے ہی بنے رہنا ہے۔ بڑے ہو کر تم کو اچّھا انسان اور اچّھا مومن بننا ہے۔ اس لئے تمکو اچّھائیاں ہی اچّھائیاں اپنانی ہیں اور ہر بُرائی سے دور رہنا ہے۔

بچّو !

بہت ہوشیار رہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی بُری بات کی **عادت** ہو جائے اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے۔ ایسی بُرائیوں میں **لگائی بجھائی** بڑی بُری بلا ہے۔

یہ لگائی بجھائی ہے کیا؟ مان لو خالد کے سامنے اشعث نے محمود کی کوئی اچّھی یا بُری بات کی۔ پھر **خالد** نے **محمود** سے جڑ دیا کہ **اشعث** آپ کے بارے میں ایسا ایسا کہہ رہا تھا۔ بلکہ خالد نے اُس میں اور نمک مرچ لگا کر بتایا تا کہ وہ بات محمود کو خوب بُری لگے۔ خالد کی اِس حرکت کو **چغل خوری** کہتے ہیں۔

اِسی چغل خوری کو بول چال کی زبان میں **لگائی بجھائی** بھی کہتے ہیں۔ اور لگائی بجھائی کرنے والے کو **چغل خور** کہتے ہیں۔ **چغل خوری** سے دلوں میں رنجش پیدا ہوتی ہے جس سے بڑے سے بڑا

فتنہ بھی کھڑا ہو سکتا ہے۔

چغل خوری بڑی گندی عادت ہے۔ یہ روح کی ایک طرح کی بیماری ہے، اسے **گناہ کبیرہ** قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں یہاں تک آیا ہے: **"تباہی اور بربادی ہے ہر طعنہ زن اور چغل خور کے لئے"۔**

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چغل خور کو سب سے بُرا شخص کہا ہے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ چغل خور جنّت میں نہیں جا سکتا۔ اُس کا ٹھکانا جہنّم ہے۔

ایک بار امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص آیا۔

اُس نے کسی کی **چغل خوری** شروع ہی کی تھی کہ آپؑ نے فرمایا: "اے بھائی! تم نے جو کچھ کہا ہے، ہم اُس کے بارے میں تحقیق کریں گے۔ اگر یہ سچ **نکلا** تب بھی تجھ سے ناراض ہو جائیں گے اگر جھوٹ نکلا تو تجھے سزا دیں گے"۔ **اُس نے یہ سن کر فوراً معافی مانگ لی اور اپنی بات سے پیچھے ہٹ گیا۔**

مشق

معنی بتاؤ: ▪ لگائی بجھائی ▪ عادت ▪ رنجش ▪ طعنہ زن

جملہ بناؤ: • لگائی بجھائی • طعنہ زن • چغل خور

ان جگہوں کو بھرو:

- برائیوں میں .... بڑی بُری .... ہے۔
- .... کرنے والے کو .... کہتے ہیں۔
- چغلخوری ...... کی ایک طرح کی ...... ہے۔

سوالات

۱. لگائی بجھائی کا کیا نقصان ہے؟
۲. چغل خور کے بارے میں قرآن مجید نے کیا فرمایا ہے؟
۳. رسول اسلامؐ نے چغل خور کو کیا کہا؟
۴. امیر المومنینؑ نے چغل خور کے بارے میں کیا کہا ہے؟

تیئیسواں سبق

۲۳

سورج اور سمتیں

یہ تو تُم کو معلوم ہوگا کہ جب سورج نکلتا ہے تو دن ہوتا ہے اور جب ڈوب جاتا جاتا ہے تو رات آتی ہے۔

اچھا بتاؤ تو سورج نکلتا کدھر سے ہے اور ڈوبتا کدھر کو ہے؟

تم سویرے سورج نکلنے سے پہلے اُٹھ کر دیکھو۔ تُم دیکھو گے کہ سورج روز ایک ہی طرف سے نکلتا ہے۔ اسی طرح شام کو دیکھو گے کہ سورج ایک ہی طرف ڈوبتا ہے۔ سورج کے نکلنے کی جگہ اور ڈوبنے کی جگہ کے نام بھی ہیں۔ تم بھی اُن کے نام یاد رکھو۔

جدھر سے سورج نکلتا ہے اُس طرف یا اُس سمت کو مشرق یعنی پورب کہتے ہیں۔ جدھر کو وہ ڈوبتا ہے اُس سمت کو مغرب یعنی پچھّم کہتے ہیں۔

ذرا اِس تصویر میں اِس آدمی کو دیکھو۔ یہ مشرق کی طرف، جدھر سورج نکل رہا ہے، منھ کئے کھڑا

ہے۔ اس کے دونوں ہاتھ دو طرف یا دو سمتوں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ اوپر تُم نے پڑھا کہ جس سمت سے سورج نکلتا ہے وہ مشرق یعنی پورب ہے اور جس سمت ڈوبتا ہے وہ مغرب یعنی پچھّم ہے۔

بھلا اب بتاؤ یہ آدمی کن دو سمتوں کو بتا رہا ہے؟ دیکھو مشرق کی طرف منھ کرو تو تمھارے اُلٹے ہاتھ کی طرف شمال یعنی اُتّر ہے اور تمھارے سیدھے ہاتھ کی طرف جنوب یعنی دکھن ہے۔

پھر سُن لو، جدھر سے سورج نکلتا ہے وہ مشرق یعنی پورب ہے، جدھر وہ ڈوبتا ہے وہ مغرب یعنی پچھّم ہے، مشرق کی طرف منھ کر لو تو بائیں ہاتھ کی طرف شمال یعنی اُتّر ہے اور داہنے ہاتھ کی طرف جنوب یعنی دکھن ہے۔ یہی شمال، جنوب، مشرق، مغرب چار سمتیں ہیں۔

مشق

معنی بتاؤ: سمت ▪ مشرق ▪ مغرب ▪ جنوب ▪ شمال

جملہ بناؤ: پچھّم • سمت • اُلٹے • داہنے

ان جگھوں کو بھرو:

- اسی طرح شام کو دیکھو گے کہ ...... ایک ہی طرف .... ہے۔
- اس کے دونوں ہاتھ .... یا .... کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔
- مشرق کی طرف منھ کر لو تو ...... ہاتھ کی طرف شمال یعنی ..... ہے۔

سوالات

(۱) سورج کے ڈوبنے کی جگہ کو کیا کہتے ہیں؟ (۲) داہنے ہاتھ کی طرف کون سی سمت ہے؟

( ) اُلٹے ہاتھ کی طرف کون سی سمت ہے؟

امامیّہ اردو ریڈر

درجۂ دوّم

IMAMIA URDU READER

Book Two

تنظیم المکاتب

Tanzeemul Makatib

Red Gate Building,28-Golaganj,Lucknow-226018

Office-0522-4080918,**WhatsApp**-8090065982

E-shop(Book/Gift Sec.)+91-9044065985

Email-makatib.makatib@gmail.com,tanzeem@tanzeemulmakatib.org

Visit us-www.tazneemulmakatib.org